خطبہ حرم

رمضان المبارک اور تقویٰ کا حصول

تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: دل میں بسانے کے لائق بہترین شے اور تلقین کی جانے والی شاندار ترین نصیحت رحمٰن ورحیم کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔تقویٰ کے ذریعے سے ہی برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور انتشار ترتیبی و ہلاکت سے بچا جا سکتا ہے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔''[التوبہ 119]''جو اللہ رحمٰن ورحیم سے ڈرتے ہوئے اپنے کام کرتا ہے اسے فراخی اور کشادگی نصیب ہو جاتی ہے اس کے معاملات آسان ہو جاتے ہیں اور اس سے برائی کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔

اے تقویٰ اختیار کرنے والے! خوش ہو جا! اور کامیابی میں مزے سے رہ! سکون والی زندگی تجھی کو زیب دیتی ہے۔''اے مسلمانو! دیکھو! روزوں کا موسم آنے سے کیسے روشنیاں پھوٹ پڑی ہیں۔اسے دیکھ کر لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے کیونکہ کب سے ہماری گردنیں اٹھی ہوئی اس کی منتظر تھیں اور اہل ایمان بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔بھلا ایمانی بہار کے منتظر اس ماہ مقدس کی راہ کیوں نہ دیکھتے؟ یہ تو ماہ رمضان ہے۔یہی تو زمانے کا تاج ہے۔روزے آئے ہیں تو ساتھ ساری بھلائی لے کے آئے ہیں۔دیکھو قرآنی ترتیل بھی آگئی، ذکر وحمد، ترتیب اور تسبیح بھی آگئی۔لوگ نیک اقوال اور افعال کرنے میں محنت کر رہے ہیں۔وہ دن میں روزے سے ہیں اور رات کو تراویح میں ہیں۔

اے رمضان! تیری بابرکت آمد سے بھلائی کے کتنے جھونکے آنے لگے ہیں۔کتنے نیک دل خشوع و خضوع سے بھر گئے ہیں اور کتنے پرہیزگاروں کی آنکھیں نم ہوئی ہیں۔اے امت اسلام! اللہ اکبر! آج ہماری امت ہمیشہ زندہ رہنے والے مہینے کی بہترین نعمت سے، اس کے کشادہ اور عظیم دنوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔اس کے دل موہ لینے والی سجی سجائی اور خیر سے مالا مال گھنی چھاؤں سے مستفید ہو رہی ہے۔اس کی جان نواز خوشبو سے مستفید ہو رہی ہے۔اس کی بابرکت ہواؤں سے بہرہ مند ہو رہی ہے۔اس کے نور سے منور ہو رہی ہے اور اس کی آمد کی خوشیاں منا رہی ہے۔اس مہینے کی آمد سے صبح خوشگوار ہو گئی ہے اور اس کی شاندار مہک سے اسلامی ممالک جھوم اٹھے ہیں۔اللہ کا ذکر کرنے والوں کیلئے یہ بہار کا مہینہ ہے،عبادت گزاروں کی دل بستگی کا ساماں

ہے، اللہ کی طرف متوجہ ہونے والوں کی جنت ہے، نیکی میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے والوں کیلئے خالص میٹھا چشمہ ہے اور پرہیزگاری کا ایسا ذخیرہ ہے کہ جس سے عبادت میں مقابلہ کرنے والے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے دن نیکیوں اور خوشیوں سے بھرے ہیں اور اس کی راتیں تلاوت آیات سے نور و نور ہیں۔

''اے رمضان! تیرا دامن نیکیوں سے بھرا ہے۔ ساری کائنات تیرے حسن و جمال میں کھوئی ہے۔ تجھے پانے کیلئے دل تڑپتے ہیں اور تیرے آتے ہی آنسو بہنے لگتے ہیں اور دل قصوروں کی معافی مانگتے ہیں۔'' اے امت ایمان! یہ عزیز مہمان، نیک اعمال اور رب کے ساتھ تجارت سے آخرت سنوارنے کا بہترین موقع فراہم کرنے آیا ہے۔ اب تو اللہ رحمٰن و رحیم کو راضی کرنا زیادہ مشکل اور سخت کام نہیں رہا۔ اگر مسلمان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے، مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے، نیکی کے کاموں میں ہچکچائے اور تھکے بغیر لگا رہے اور ان لوگوں سے نصیحت پکڑے جو پچھلے سال ہمارے درمیان تھے تاہم انہیں موت اپنے ساتھ لے گئی، تو یہ کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔ تو دوڑ آؤ! جلدی کرو! بھاگے آؤ! اللہ کی عطا کی طرف کہ اس کی پھوار مسلسل برس رہی ہے۔ قبل اس کے کہ روح جسم سے الگ ہو جائے۔ جلدی جلدی سستی کا غلبہ ختم کر دینے کا پختہ فیصلہ کیجیے۔ کل...... کل...... کرنا چھوڑنے پر ڈٹ جایئے کیونکہ جو سستی اپنا لیتا ہے اس کی ساری امیدوں اور آرزوؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ موتیوں کی بہترین لڑی تو آپ ﷺ کی مبارک گفتار ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ رمضان میں باقی مہینوں کی نسبت عبادت میں زیادہ محنت کیا کرتے تھے۔'' [صحیح مسلم] اس مہینے کے دنوں کا روزہ اور اس کی راتوں کی تہجد سعادت، خوشی، کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطاری کے وقت اسے نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اللہ کے ساتھ ملاقات کے وقت ملتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہر پکارنے والے کو جواب دیتا ہے وہ کسی پر اپنا دروازہ بند نہیں کرتا۔ فرمان نبوی ہے. ''افطاری کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔'' [ابن ماجہ] ''اس مہینے کو رب العرش نے خاص فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ہر تنگ حال پر رحم فرماتا ہے جس کے سامنے سارے دروازے بند ہو گئے ہوں، اسے اللہ اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ وہ بہت رحم فرمانے والا ہے۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ امید اور انکساری کے ساتھ کوئی اللہ رحمٰن و رحیم کو پکارے اور اللہ اس کی امید پوری نہ فرمائے؟!'' تو اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے!

قدم بڑھا۔ اے بھلائی کا ارادہ رکھنے والے! قدم بڑھا۔ بھلائی، خیر اور نیکی کو مکمل طور پر اپنانے والے کو خوش آمدید! کہ ذکر، صدقہ، تلاوت، استغفار، توبہ اور انفاق فی سبیل اللہ جس کا مشغلہ بن جائے۔

اے روزہ داروں اور تہجد گزاروں کی امت! سنیے! اپنے اعضا کو عقل اور سمجھداری کی لگام دیجیے! تقویٰ اور پرہیزگاری کو نگران بنائیے! روزہ کو ان چیزوں سے محفوظ رکھیے جن سے اس کا اجر کم یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ سوچو کہ کھانا پینا چھوڑنے کے باوجود چھوٹے بڑے گناہوں کے ارتکاب میں ذرہ برابر بھی تامل نہ کرنا بلکہ گناہوں کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہنا اور دین کی حرمت اور اس ماہ مبارک کی حرمت کا خیال نہ کرنا کتنا بڑا گھاٹے کا سودا ہے۔

برائیوں کے غلیظ جوہڑ میں کودنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عین ممکن ہے کہ روزہ دار کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نصیب نہ ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ تہجد گزار کو شب بیداری اور تھکاوٹ کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔'' [سنن نسائی]

اے امت محمد ﷺ بھلا نفس کی تطہیر و تعمیر روزے کے مقاصد میں شامل نہیں؟! یہی تو روزہ کا حقیقی مقصد اور بڑا ہدف ہے جسے تقویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے۔'' [البقرۃ:183]

امام ابن قیم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں: ''روزہ پرہیزگاروں کو روکنے والا ہے، جہاد کرنے والوں کی ڈھال ہے اور نیک لوگوں کی اور اللہ کے قریبی لوگوں کی محنت ہے۔'' روزہ مسلمان کیلئے برائیوں اور خطاؤں سے بچانے والی ڈھال ہے۔ یہ برائی کے جوہڑوں سے بچانے والی کشتی ہے۔ جہنم کی آگ سے بچانے والی رکاوٹ ہے۔ فرمان نبوی ہے: ''روزہ ایک ڈھال ہے جس سے بندہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہتا ہے۔'' [مسند احمد] یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ان مبارک ایام میں بھی سیدھی راہ سے بھٹکے رہتے ہیں۔ جو کھانا پینا تو چھوڑ دیتے ہیں تاہم گناہ اور فضولیات سے بھرا میڈیا نہیں چھوڑتے، فتنوں کے زہریلے پن کو دیکھنا نہیں چھوڑتے، غیبت، چغلی اور بہتان کی مجلسیں نہیں چھوڑتے، افواہوں، طعن بازیوں اور تہمتوں سے بھرے فورمز اور انٹرنیٹ پیجز نہیں چھوڑتے۔

اے روزہ دارو! سوچیے روزے کی برکت کا اثر کہاں ہے؟ تہجد کا اثر آنکھوں سے کیوں غائب ہے؟

کیا رمضان کا شوق آپ کو خشوع و خضوع، سکون، طہارت اور پاکیزگی کی طرف نہیں لایا؟ رمضان کے دن اور رات کا اور اس کے منٹوں اور سیکنڈوں کا بھرپور فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ یقین رکھو! آپ رمضان کے فضائل و برکات تب ہی سمیٹ سکو گے جب اس کے مقاصد پر توجہ دو گے۔ رمضان المبارک کے پہلے ایام میں یہ خطبہ ایک بلند پکار ہے تا کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کو حق اور بھلائی کی وصیت کریں، خیر، نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کریں۔

اے اصحاب قلم! اے میڈیا کے لوگو! فن کے ساتھ ساتھ ایک فنی اخلاقی معاہدے کی طرف آیئے جو ہماری روایات اور اقدار کا لحاظ کرے، جو ہمارے رسم ورواج کی حفاظت کرے، جو زندہ دفنائی جانے والی نیکی کی عمارت پھر سے بلند کرے اور جو روزہ کے عظیم دنوں کی حرمت کا پاس رکھے۔

بدمقصد اور ملک دشمن، دین دشمن، نبی، کتاب اور حرمین دشمن، علما اور نیکی دشمن میڈیائی حملوں کا توڑ کرنے کیلئے میدان میں آجایئے۔ اسلامی میڈیا کو تبصروں اور چہ مگوئیاں کے بجائے حقیقی حرکت اور فائدے والا بنایئے۔ میں معزز والدین کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت کے بارے میں اللہ سے ڈریں۔ ان کی عقلوں کی کتابوں اور دلوں کی آنکھوں سے شکست خوردگی، احساس کم تری، فکری گمراہی، اخلاقی برائی، دہشت گردی اور انتہاپسندی مٹا اور ہٹا ڈالیں۔ ان کے دلوں میں دین کے شاندار امتیازات ڈالیں، اسلامی آداب اور پیارے رسول کی سنتیں سکھائیں۔ رمضان کے قیمتی اوقات ضائع کرنے سے انہیں بچائیں، بازاروں اور راستوں میں بے مقصد گھومنے سے دور رکھیں اور میڈیا چینلز کے سامنے طویل وقت گزارنے سے روکے رکھیں۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! رمضان کی اس یونیورسٹی سے سبق سیکھو، عبرت حاصل کرو۔ کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرو اور اس کے معانی پر غور کرو۔ اسی میں ہدایت اور کھلی نشانیاں ہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہٰذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے، اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی نہیں کرنا چاہتا، اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تا کہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔'' [البقرۃ:185]

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد! اے اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، ماہ رمضان میں اپنے اعمال واقوال کو سچائی اور اخلاص سے مزین کرو اور موت سے پہلے پہلے ان سعادت بھرے لمحات سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرو کیونکہ موت سے فرار کی کوئی راہ نہیں۔

مومن بھائیو! اگرچہ ماہ رمضان ایمان میں حقیقی اضافے اور سینے کو دین سے بھر لینے کا بہت بڑا ذریعہ ہے مگر ہماری امت کیلئے دشمنان اسلام کے مکروفریب اور ان کے گھناؤنے چیلنجزوں کو سمجھنے کی بھی سخت ضرورت ہے۔ وہ دشمن جو جھوٹ، فریب، سخت ترین اور ناپسندیدہ حربوں سے مسلمانوں پر وار کر رہے ہیں۔ وہ بڑے سے بڑے جھوٹ سے بھی نہیں شرماتے اگرچہ وہ جھوٹ مخلوق کے سردار کے بارے میں ہی کیوں نہ گھڑ رہے ہوں۔

لہٰذا اس ماہ مبارک میں بھی ہر غیرت مند مسلمان کو چاہیے کہ وہ جھوٹ اور فریب کا پیروکار بننے سے بچے اور خصوصاً ان لوگوں کا پیروکار نہ بنے، جنہوں نے جھوٹ ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ غیرت مند مسلمان پوری ہوشیاری سے ان لوگوں سے بچے جو رات دن دہشت گردی پھیلانے اور امت اسلامیہ کو فرقوں میں بانٹنے کیلئے کوشاں ہیں۔ یہ ظالم اپنے سیاسی مقاصد اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کیلئے دینی شعائر کو استعمال کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ ہمیں اس عظیم ماہ مبارک میں اپنی تمام عبادات اور مناسک میں اللہ وحدہ لاشریک کیلئے اخلاص اپنانا چاہیے۔ متحد اور متفق رہنا چاہیے، مسلمانوں کی باہمی محبت والفت کو قائم رکھنا چاہیے۔ چنانچہ ایک بصیرت والے مسلمان کو بحرانوں اور مشکلات پر قابو پانے کیلئے ہر قسم کی تفرقہ بازی اور اختلافات سے بچنا چاہیے۔

اے اربوں انسانوں پر مشتمل امت! اے سحری اور افطاری کی شریعت ماننے والی امت! یہ ہمارے ہی لائق ہے کہ ہم امت کے مسائل حل کریں اور اپنی مشکلات اور تکلیفوں کا علاج کریں۔ اپنے مقاصد کا خود خیال کریں اور یہ کام پوری خود اعتمادی، عزت وشرف اور قوت و غلبے کے ساتھ کریں کیونکہ رمضان مبارک قوت و غلبے اور نصرت و کامیابی کا مہینہ ہے۔ خصوصاً فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا دردناک مسئلہ ہمیں حل کرنا چاہیے۔ ظالم اور غاصب یہودیوں کو اس مبارک سرزمین اور اس کے اردگرد سے دُور کر دینا

چاہیے۔ اسی طرح عراق اور شام کے امن وامان اور اتحاد کی بھی اشد ضرورت ہے، شام میں قتل وغارت، جنگی جرائم اور قید وبند کی صعوبتیں شدید ہوچکی ہیں اور یہ جرائم باغی اور سرکش گروہ پوری قوت وطاقت سے کر رہا ہے۔ وہ انسانی حقوق اور عالمی قوانین کی دھجیاں اڑا رہا ہے اور بابرکت یمن بھی اسی طرح کے حالات سے دوچار ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یمن کیسا سعادت والا خطہ ہے لیکن افسوس! آج وہ ظلم کی چکی میں پس رہا ہے۔ اس کے خراب حالات مسلمانوں کو خون کے آنسو رُلا رہے ہیں لیکن اے اہل یمن! عنقریب تمہیں کامیابی، نصرت، غلبہ اور آزادی نصیب ہوگی!!

اس مقدس مرحلے پر ہمیں برمی اور میانماری مسلمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ جنہیں رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے میں بھی جلاوطنی اور ظلم وستم کا سامنا ہے۔ ''اقوام عالم کی آنکھوں کے سامنے ظالم میرے دینی بھائیوں کو مختلف شہروں میں مٹا رہے ہیں اور مسلمان مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں۔ یااللہ! میرا دل زخموں سے چُور چُور ہے۔'' لیکن اللہ اپنے دوستوں کا مددگار ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو مٹا کے دم لیتا ہے اگرچہ ظلم کی اندھیری رات طویل ہی کیوں نہ ہوجائے۔ لہٰذا تم خوب گڑگڑا کر اپنے اہل وعیال اور امت اسلام کیلئے دعائیں کرو۔ اپنے مالک کے سامنے اپنی تکلیفیں رکھو اور خوب گریہ زاری کرو کہ وہ کمزور، مظلوم اور قیدوبند کا شکار دشمن کے ظلم وستم کا نشانہ بنے، تمہارے بھائیوں کی مدد فرمائے۔ پوری دنیا کے مظلوموں کے دکھ دُور کردے اور ان کی مشکلات آسان فرمادے۔ اسی طرح ہمیں اس مبارک شہر میں امن وامان اور سکون کی نعمتوں پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ عمرہ کرنے والوں کو حرمین شریفین کی ایمانی اور پُرامن فضاؤں میں جو سہولتیں اور خدمات میسر ہیں، ہمیں ان نعمتوں پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ یہ سب کچھ اللہ کے فضل وکرم سے ہے۔ پھر حرمین شریفین کی خدمت کیلئے اس حکومت کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ اس خدمت کو ان کے میزان حسنات میں شمار فرمائے۔ آمین!

اے اللہ! ہمیں بہترین طریقے سے روزے رکھنے اور قیام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے ذوالجلال والاکرام! اس ماہ مبارک میں ہمیں جہنم سے آزادی پانے والوں میں شامل فرما۔ ''یا حی یا قیوم'' تیری رحمت کے ذریعے سے تیری مدد مانگتے ہیں تو لحہ بھر بھی ہمیں ہمارے نفسوں کے سپرد نہ کر اور ہمارے تمام معاملات درست فرمادے۔ آمین!

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)